REGD No L 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
لاہور
شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ۔ ۔
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲½ ۔ ۔
یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱ر
۲۹ محرم ۱۳۶۹ھ
جلد ۳ | ۲۲ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۲۲ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۶۷

دنیا کی پٹ سن کی منڈیوں نے اب پاکستان سے براہ راست گفتگو شروع کر دی ہے

ڈھاکہ ۲۱ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی گانٹھیں باندھنے والی ۷ مشینیں آ رہی ہیں۔ ان کے پہنچنے پر ۲½ لاکھ گانٹھوں کی بجائے ۷½ لاکھ گانٹھیں تیار ہو سکا کریں گی۔ ان مشینوں کو صوبے کے اہم مرکزوں پر لگایا جائے گا۔ آج حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا۔ کہ حکومت اس کے علاوہ پٹ سن کی گھریلو دستکاریوں کی طرف بھی توجہ دے رہی ہے۔ امدادریوں۔ گدوں اور بوریوں کی صنعتوں کو بھی فروغ دیا جائیگا۔ صوبے میں پٹ سن کے کارخانے قائم کر کے دیرینہ کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ چاٹگام کو دوسرے اسٹیشنوں سے چلانے والی ریلوے لائن کی بیٹری دوہری کی جا رہی ہے۔ اس اعلان میں مزید بتایا گیا ہے۔

جب تک پٹ سن کی ارزانی کی موجودہ صورت قائم ہے۔ بوریوں اور تھیلیوں کے لئے پٹ سن سے زیادہ مفید چیز اور کوئی نہیں۔ کلکتے پر انحصار اب ختم ہو چکا ہے۔ اور دنیا کی پٹ سن کی منڈیوں نے اب براہ راست پاکستان سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ صوبائی محکمہ زراعت خام پٹ سن کی بہتری کے لئے تجربے کر رہا ہے۔

مختصر لیکن اہم

جوہانسبرگ ۲۱ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیراعظم ڈاکٹر مالان آئندہ سال ریٹائر ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ غالباً وزیر مالیات ان کے جانشین ہوں گے۔

لندن ۲۱ نومبر۔ کل یہاں ایرانی سفیر نے اس بارے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ کہ گذشتہ سال صدر ٹرومین کے خلاف امریکہ کی صدارت کے لئے انتخاب لڑنے کے لئے گورنر ڈیوی کے فنڈ میں ایرانی سفارت خانے سے سو پونڈ کا عطیہ دیا گیا تھا۔

واشنگٹن ۲۱ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ شمالی اوقیانوس معاہدے کی رکن اقوام کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے جس کا اجلاس یہاں خفیہ طور پر ہو رہا ہے۔ پورے شمالی اوقیانوسی علاقے کے لئے ایک جنگی دفاعی منصوبہ تیار کر لیا ہے۔

قاہرہ ۲۱ نومبر۔ مصری لیبر لیڈر زین الدین اور ایسٹرن کمپنی ٹریڈ یونین کے نمائندے فتح کمال آج لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ کمیونسٹ ٹریڈ یونین کے خلاف منعقد ہونے والی کانفرنس میں مصری ٹریڈ یونینوں کی طرف سے بطور مبصر نمائندگی کریں گے۔

ڈوزلڈارف ۲۱ نومبر مغربی جرمنی میں برطانی خفیہ پولیس کے افسر "دی برج" نامی نازی رسالے کا کھوج نکالنے میں ناکام رہے ہیں۔ اپنے رسالے کے ذریعہ برطانیہ کے خلاف سخت پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ یہ رسالہ ہیمبرگ اور ... میں دیکھا گیا تھا۔

ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا

حیدر آباد ۲۱ نومبر۔ ریاست حیدر آباد دکن کے ملٹری گورنر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ابھی تک انہوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کہ ان کی حکومت لائق علی حکومت کے ارکان کے خلاف کب عدالتی کارروائی کرے گی۔

طہران ۲۱ نومبر۔ ایرانی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ شاہ ایران امریکہ میں کسی بلاک کی تائید یا مخالفت کے معاملے پر گفتگو نہیں کریں گے۔

پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر کو دیگر مسائل میں خلط ملط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں (شیخ فیض محمد)

لاہور ۲۱ نومبر۔ مغربی پنجاب کے مجلس قانون ساز کے صدر آنریبل شیخ فیض محمد نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے اسے دوسرے مسائل کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ دوسرے مسائل تو باہمی گفت و شنید سے بھی طے پا سکتے ہیں۔ لیکن مسئلہ کشمیر کا صرف ایک ہی حل ہے۔ اور وہ ہے استصواب رائے عامہ جس پر دونوں حکومتیں ایک دفعہ صاد کر چکی ہیں۔ آپ نے اگر پوشیدہ طور پر یا اعلانیہ طریق سے رائے شماری کے طریق کو ٹالنے کی کوشش کی۔ تو اس کا لازمی نتیجہ جنگ اور تباہی ہو گا۔ پاکستان کے باشندوں کو یقین ہے۔ کہ جنگ روکنے کے لئے فریقین کے پاس صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کا پُر امن حل ہو جائے۔ اس سے دیگر مسائل کو حل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

کشمیر کا پاکستان سے تعلق سوڈان و مصر جیسا ہی ہے

قاہرہ ۲۱ نومبر۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم کل رات لیک سکسیس جاتے ہوئے قاہرہ پہنچے۔ آپ نے یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا مسئلہ کشمیر کے پُر امن حل کے لئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو۔ اتحادی قوموں کی انجمن۔ مسٹر اٹیلی اور مسٹر ٹرومین کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ آپ نے مصر کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ کشمیری مسلمانوں کی اس آڑے وقت میں مدد کریں۔ آپ نے کہا۔ کشمیر کا تعلق پاکستان پر ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ سوڈان کا مصر سے۔ یاد رہے کہ سردار محمد ابراہیم اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے سلسلہ میں حصہ لینے لیک سکسیس جا رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل دن بھر بہت کمزوری رہی۔ آج صبح سے طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لائلپور ۲۱ نومبر۔ لائلپور میں سوتی کپڑے کا ایک بہت بڑا کارخانہ قائم ہو رہا ہے۔ جس میں ۲۵ ہزار تکلے اور ۶۰۰ کھڈیاں ہونگی۔ جو ۲۷ ہزار پونڈ سوت تیار کیا کرے گا۔ اگلے چھ ماہ کے اندر اندر یہ کارخانہ کپڑا تیار کرنا شروع کر دے گا۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس میں ایک لاکھ گز روزانہ کپڑا تیار ہو جایا کرے گا۔

آج کی نحیف و نزار انسانیت کو صرف اسلام ہی پیغام فلاح دے سکتا ہے

لائلپور ۲۱ نومبر۔ کل رات زراعتی کالج کے فوجی دستے کی بی کمپنی کے ارکان کو جو کیمپ نیازبیگ لاہور میں سالانہ مشق کے لئے دیئے گئے تھے۔ خطاب کرتے ہوئے کالج کے پرنسپل نے کہا۔ "دنیا آجکل سرمایہ داری اور اشتراکیت کے دو مختلف کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے۔ جن میں برائیاں زیادہ ہیں۔ اور اچھائیاں کم۔ مگر اس کے علاوہ ایک تیسرا کیمپ بھی موجود ہے۔ اور وہ ہے اسلام کا کیمپ جس کے آپ صرف مجاہد ہی نہیں مبلغ بھی ہیں۔ آج کی نحیف و نزار انسانیت کے لئے صرف اسلام کے پیغام ہی میں پیغام فلاح مرکوز ہے۔ کیونکہ اس میں سرمایہ داری اور اشتراکیت والی صفات تو موجود ہیں۔ لیکن برائیاں یکسر مفقود اسلام انسانی طبائع کے عین مطابق ہے۔ اور آپ اسی اسلام کے مجاہد اور اسلام کے سپاہی ہیں۔ جس کے طفیل زمانے میں اخوت انصاف اور مساوات کی شمع روشن ہوئی۔"

لاہور ۲۱ نومبر۔ آج عالمی ادارہ صحت کے ڈائرکٹر ہز ایکسیلنسی سر علی پاشا دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور تشریف لائے۔ فضائی اڈے پر شعبہ تعلیم اور محکمہ صحت کے دیگر اکابر نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

دسمبر کی تعطیلات

لاہور ۲۱ نومبر۔ ماہ دسمبر میں ڈپٹی کمشنر کا دفتر اور کچہریاں مندرجہ ذیل ایام کو بند رہیں گی۔ عرس داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ دسمبر۔ آخری چہار شنبہ ۲۱ دسمبر کرسمس ڈے ۲۴، ۲۵ دسمبر۔ ولادت قائد اعظم ۲۶ دسمبر بنک ہالیڈے ۳۱ دسمبر۔ صرف عیسائیوں کے لئے کرسمس ۲۷ تا ۳۰ دسمبر۔

اس کے علاوہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ایک بجے بعد دوپہر تمام سرکاری دفاتر آل پاکستان لان ٹینس ٹورنامنٹ کے لئے بند ہو جائیں گے۔ (سرکاری اطلاع)

ہندوستانی اٹھنیاں اور چونیاں یکم دسمبر سے بند

لاہور ۲۱ نومبر یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے حکومت پاکستان نے تمام ہندوستانی اٹھنیوں اور چونیوں کو واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ تاریخ سے یہ سکے پاکستان میں چالو نہیں رہیں گے۔ مگر سٹیٹ بنک پاکستان کے محکمہ ... کے دفاتر میں مزید نوٹس ملنے تک اور کسی خزانے میں ان کا لین دین ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء تک ہو سکیگا (سرکاری اطلاع)

ایتھنز ۲۱ نومبر۔ کل دو سو برطانی نوجوں نے کل یہاں شاہ یونان کے روبرو پریڈ کی۔ اور پھر شہر میں مارچ کرتے ہوئے جنگی سورماؤں کی قبروں پر گئے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سالانہ اجتماع — خدام الاحمدیہ — اور — علمی مقابلے

مجلس خدام الاحمدیہ مر
ہوتے ہیں۔ علمی مقابلے ہوتے
کے مقابلے ہوتے ہیں۔
گزشتہ سالانہ اجتماع پر
دریافت کئے گئے تھے۔ وہ مجالس
وقت زیادہ سے زیادہ تعداد
یہ سوالات عموماً علم معلومات
زیادہ زیر مطالعہ رکھنا پڑتا ہے۔ اس
ہیں۔ اور اس کے جوابات تمام حاضرین سنتے ہیں

کے موقعہ پر ہر سال مختلف قسم کے مقابلے ہوتے ہیں ورزشی مقابلے
ئی کا مقابلہ ہوتا ہے۔ وقت کی پابندی کا مقابلہ ہوتا ہے۔ علمی امداد
منعقد ہوا ہے۔ علمی مقابلے کرائے گئے تھے سال میں جو سوالات
لئے شائع کئے جاتے ہیں تا خدام آئندہ اجتماع میں شامل ہوتے
ں میں حصہ لے سکیں۔
ہتے ہیں۔ جس کیلئے قرآن کریم۔ احادیث۔ کتب سلسلہ کو زیادہ سے
امل ہونے والے ہر خادم سے چھ۔ سات سوالات دریافت کئے جاتے

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پرچہ عام دینی معلومات

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مسیحیت کب کیا۔ (۲) حضور علیہ السلام نے صراحت کے ساتھ اپنے نبی ہونے کا اعلان کب کیا (۳) براہین احمدیہ کے زمانے میں حضورؑ نے اپنے آپ کو کس رنگ میں پیش کیا (۴) دمشقی منارہ والی حدیث کیا ہے اور اس سے کیا مراد ہے (۵) قرآن کریم کی کوئی دو پیشگوئیاں جو اس زمانہ میں پوری ہوئی ہیں (۶) ہجرت قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کونسی پیشگوئی تھی (۷) کیا مرکز ربوہ کی طرف حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں اشارہ ہے۔ اگر ہے تو کس الہام میں ہے (۸) قادیان کی واپسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی الہام ہو تو بیان کریں (۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس کس زبان میں الہام ہوئے بعض مثالیں بیان کریں۔ (۱۰) کیا ابجع ولدی حضور کا الہام ہے اگر نہیں تو اصل الہام کیا ہے۔ (۱۱) سلسلہ احمدیہ کی پہلی بیعت کس جگہ کی گئی کتنے آدمیوں نے بیعت کی (۱۲) بیعت میں کیا عہد کیا جاتا ہے۔ اور شرائط بیعت کیا ہیں

(۱۳) ظلی اور بروزی نبوت سے کیا مراد ہے۔

(۱۴) اہل پیغام کو ہم سے کن کن امور میں اختلاف ہے

(۱۵) خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔ غیر احمدی اس کو کس طرح پیش کرتے ہیں (۱۶) منارۃ المسیح کس زمانہ میں تعمیر ہوا اس کی تعمیر میں کیا غرض اور حکمت ہے (۱۷) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کفر کا فتویٰ کس بنا پر اور کس کی طرف سے لگایا گیا (۱۸) بہشتی مقبرہ قادیان کس لئے بنایا گیا (۱۸۔ الف) کیا وصیت کرنے والوں کے لئے مخصوص حالات میں قادیان سے باہر بھی الگ مقبرہ بنایا جا سکتا ہے اس کی سند اور دلیل کیا ہے (۱۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ صحابیوں کے اسماء گرامی مع مختصر حالات بیان کرو۔

(۲۰) حضور علیہ السلام سے پہلے تین مجددین کے نام اور ان کا زمانہ بتائیں (۲۱) خلافت راشدہ سے کیا مراد ہے

(۲۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کب اور کس طرح کیا (۲۳) حضرت مصلح موعود کا کوئی ایک الہام۔ کشف یا رؤیا بیان کریں۔ جو واضح طور پر پورا ہو چکا ہو (۲۴) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک حلف الفضول کا مفہوم اور شرائط کیا ہیں (۲۵) خدام الاحمدیہ کے نظام کا مختصر خاکہ کیا ہے

(۲۶) شخصی آزادی کے متعلق اسلام اور کمیونزم کے اصول میں کیا اختلاف ہے (۲۷) کمیونزم اشتراکیت کی تعریف اور بنیاد کیا ہے (۲۸) مندرجہ ذیل مقامات کیوں مشہور ہیں لیک سیکسیس۔ سٹالن گراڈ۔ واشنگٹن۔ میڈرڈ۔ ڈینزگ۔ ہیمبرگ۔ ناگاساکی۔ یروشلم۔ ماسکو۔ جنیوا

(۲۹) دنیا میں سب سے بڑے تین دریاؤں کے نام بتائیں۔

(۳۰) سٹینڈرڈ ٹائم سے کیا مراد ہے۔

(۳۱) چاند گرہن اور سورج گرہن کس طرح اور کن تاریخوں کو لگتا ہے۔

(۳۲) پہاڑوں کے کیا فائدہ ہیں۔

(۳۳) وہ کونسی جگہ ہے۔ جہاں صرف شمالی خشک ہوائیں چلتی ہیں۔

(۳۴) دعویٰ ماموریت سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصروفیات کیا تھیں

(۳۵) آنحضرت صلعم نے دعویٰ نبوت سے قبل کوئی اصلاحی یا قومی کام کیا تو بیان کریں۔

(۳۶) مسلمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کی کوئی ایک سیاسی خدمت بیان کریں۔

(۳۷) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا قادیان سے سفر ہجرت اختصار سے بیان کریں۔

(۳۸) ان ممالک میں ہمارے کون کون مبلغ اس وقت کام کر رہے ہیں۔ فرانس۔ سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ارجنٹائن ایران۔ شام۔ مشرقی افریقہ (۳۹) مینیاپور اور لدھیانہ کو تاریخ احمدیت میں کیا اہمیت حاصل ہے (۴۰) غار حرا اور غار ثور کو اسلامی تاریخ سے کیا تعلق ہے

(۴۱) تاریخ اسلام میں سپین کو کیا اہمیت ہے۔

(۴۲) بیت المقدس یا فلسطین پر مسلمانوں کا قبضہ رہنے کے تخیل کی بنیاد کیا ہے (۴۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوجی زندگی کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں جس کا آپ کے دل پر کوئی خاص اثر ہو (۴۴) عزت والے مہینے کون کون سے ہیں۔ ان کی عزت سے کیا مراد ہے (۴۵) ہجری شمسی اور قمری مہینوں کے نام اور بعض شمسی مہینوں کی وجہ تسمیہ (۴۶) حج اور عمرہ میں کیا فرق ہے۔

(۴۷) کیا جماعت احمدیہ کا لازمی چندہ زکوٰۃ ہی کا دوسرا نام ہے اگر نہیں تو ان میں کیا فرق ہے

(۴۸) دانتوں کی صفائی کے متعلق آنحضرت صلعم کا ارشاد اور نمونہ کیا ہے۔

(۴۹) حلف الفضول کی وجہ تسمیہ اور غرض بیان کریں۔

بدترین سماجی جرم چوربازاری

اگر چوری انسان کا بدترین جرم ہے۔ تو چوربازاری کو سماج کا بدترین جرم کہنا چاہیئے اس لئے کہ چوری سے جو فائدہ یا نقصان ہوتا ہے۔ اس کا اثر ایک شخص یا چند گنے چنے افراد پر پڑتا ہے مگر چوربازاری کی زد پوری سوسائٹی بلکہ ساری قوم پر پڑتی ہے۔ اور اس کے منحوس چکر میں پھنس کر پوری قوم مصیبت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

وہ لوگ کتنے سنگدل ہوں گے جو انسانی احتیاج سے ناجائز فائدہ اٹھا کر محض اپنی نفع خوری کی دھن میں روزمرہ کی ضرورت کی چیز موجود ہونے کے باوجود اسے چھپا دیتے اور مال نہ ہونے کا بہانہ کر دیتے ہیں۔ اور پھر زیادہ دام لگی بیش کش پر وہی چیز آسانی سے مہیا کر دیتے ہیں غلہ انسان کے روزمرہ کی ضروری چیزوں میں سے ہے۔ بغیر غلہ کے زندہ رہنا محال ہے۔ لیکن بنیئے۔ بقال لاکھوں من غلہ چھپا کر جمع کر لیتے ہیں۔ اور اس وقت کے منتظر رہتے ہیں کہ کھلے بازار میں غلہ نہ ملنے کے سبب لوگ بھوکے مرنے لگیں۔ ایسے وقت وہ جس قیمت پر چاہیں چوری چھپے غلہ بیچتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ امیر لوگ تو جان بچانے کے لئے کسی قیمت پر بھی غلہ خرید لیں گے۔ لیکن اللہ کے ان لاکھوں بندوں کا خیال کیجئے۔ جن کے پاس پیسہ نہیں ہوگا۔ مگر جن کی احتیاج انسان ہونے کی حیثیت سے امیروں ہی کی سی ہوتی ہے۔ وہ غلہ کیسے خرید سکیں گے۔ وہ اپنی جان کس طرح بچائیں گے۔ گویا لاکھوں انسانوں کی جان ایک غیر ذمہ دار کے ہاتھ میں ہے جس سے وہ کھیلتا رہتا ہے یہ ایک غیر ذمہ دار فرد بہت بڑا ظالم بلکہ قاتل ہے۔ اور قاتلوں ہی جیسی اس کی سزا ہونی چاہیئے۔

چوربازاری سے روپیہ پیدا کرنا اسلامی احکام کے خلاف ہے اسلام نے اکل حلال کی بڑی تعریف کی ہے۔ کئی حدیثیں موجود ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہی رزق بہتر ہے۔ جو انسان اپنی محنت سے حاصل کرے ظاہر ہے کہ نفع خوری کی دھن میں چوربازار کی تجارت سے پیدا کیا ہوا روپیہ اپنی محنت سے حاصل کیا ہوا رزق نہیں کہا جا سکتا۔ اور یہ تو صاف صاف کہا گیا ہے کہ جو کوئی غلہ اس لئے روکتا ہے کہ وہ کمیاب اور مہنگا ہو جائے گنہگار ہے۔

"چوربازاری" انسان کو خدا اور انسان دونوں کا مجرم اور گنہگار بناتی ہے ضروری نہیں کہ چوربازاری کے نتائج ہمیشہ ہی ایسے ہلاکت خیز ہوں جیسے غلہ کی کمی یا قحط کے زمانہ میں۔ اس لئے کہ چوربازاری صرف غلہ کی نہیں بلکہ ہر اس جنس کی ہو سکتی ہے جو پیسے دے کر خریدی جا سکے۔ لیکن جب کسی ملک یا قوم کے ایک خاص گروہ میں یہ مرض اتنا عام ہو جائے کہ وہ نازک امر پر ضرورت کی چیزوں کو "چوربازاری" کی تاریکیوں میں لے جائیں۔ تو انسانی زندگی کی دشواریاں بڑھ جاتی ہیں اور جو شخص انسانی زندگی کو آسان بنانے کی بجائے اس کی راہ میں کانٹے بچھائے۔ وہ سماج کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

حکومت پاکستان نے چوربازاری کے سنگین نتائج اور ہولناک اثرات کے پیش نظر اس جرم کی سنگین سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔ یہ سزائیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) چوربازاری کے مجرم کو سات سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔ لیکن کسی صورت میں بھی ایک سال سے کم نہیں ہوگی۔

(۲) قید کی سزا کے علاوہ جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

(۳) اس کا وہ سارا مال ضبط کیا جا سکتا ہے جسے چھپا کر وہ "چوربازاری کا مرتکب ہوا ہے۔

(۴) تین یا اس سے زیادہ دفعہ اس جرم میں سزا پانے کے بعد اگر یہ جرم پھر سرزد ہو۔ تو مجرم کو اس خاص مال کی تجارت کرنے کی اجازت نہیں رہے گی۔ جس میں اس نے "چوربازاری" کی ہو۔

(۵) جسے "چوربازاری" میں سزا دی جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مکان یا دوکان کے کسی ایسے حصہ میں جس پر ہر ایک کی نظر پڑتی ہو۔ نمایاں طور پر جرم اور سزا کی ساری تفصیلات تحریر کرے اور تین مہینے تک برابر ان کی نمائش کرے تاکہ اس سے لین دین کرنے والا ہر شخص واقف ہو جائے۔ کہ وہ چوربازاری کا مجرم رہ چکا ہے۔ جس کی اسے سزا بھی مل چکی ہے۔

ان سزاؤں پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ جہاں حکومت ایک طرف "چوربازاری" کے مجرموں کو سزا دینے کے علاوہ ان پر مالی سختی کرتی ہے سو وہاں اس سے بھی بڑی سزا ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے جاننے والوں میں ان کی ذلت اور رسوائی ہو اور وہ اپنے ہم جنسوں کے لئے مطعون و مردود ہوں۔

ان عبرت انگیز سزاؤں سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت نے چوربازاری کے خلاف زبردست محاذ قائم کیا ہے مگر کوئی حکومت عوام کے تعاون کے بغیر بہتر سے بہتر منصوبہ چلانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی ہمیں اسلامی احکام کی بجا آوری نیز خود اپنے ذاتی مفاد میں قسم کھانی چاہیئے کہ ہم چوربازار میں تجارت کرنے والے کو کبھی سرسبز نہیں ہونے دیں گے اور ہمیں کسی چیز کے بغیر کتنی ہی تکلیف ہو چوربازار کی قیمت پر اسے ہرگز نہیں خریدیں گے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۲ نومبر ۱۹۴۹ء

مقدس الفاظ

"محمدؐ کے ساتھی اپنے مذہب کا علم لے کر باہر نکلے۔ اور ساری دنیا سے لڑ گئے۔ قرآن و شمشیر نے دنیا میں چودہ سو برس تک تہلکہ مچائے رکھا مسلمانوں کے گھوڑوں نے زمین کی پیٹھ کے ٹکڑے اڑا دیئے۔ اور ان کے خون سے دشت و دیار کا چہرہ لالہ گوں ہو گیا۔"

مندرجہ بالا عبارت جو مسلمان بھی پڑھے گا چونک اٹھے گا۔ اور ضرور کہے گا کہ یہ کسی کٹر آریہ یا کسی متعصب مستشرق کی عبارت ہے جو اسلام کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں اسی جذبہ سے مغلوب ہو کر فرماتے ہیں:۔

"عموماً لفظ "جہاد" کا ترجمہ انگریزی زبان میں Holy war "مقدس جنگ" کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تشریح و تفسیر مدت ہائے دراز سے کچھ اس انداز میں کی جاتی رہی ہے۔ کہ اب یہ لفظ جوش جنون کا ہم معنے ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کو سنتے ہی آدمی کی آنکھوں میں کچھ اس طرح کا نقشہ پھرنے لگتا ہے۔ کہ مذہبی دیوانوں کا ایک گروہ ننگی تلواریں ہاتھ میں لئے ڈاڑھیاں چڑھائے خونخوار آنکھوں کے ساتھ اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا چلا آرہا ہے۔ جہاں کسی کافر کو پاتا ہے۔ پکڑ لیتا ہے۔ اور تلوار اس کی گردن پر رکھ کر کہتا ہے کہ بول لا الٰہ الا اللہ ورنہ ابھی سر تن سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ ماہرین نے ہماری یہ تصویر بڑی قلمکاریوں کے ساتھ کھینچی ہے۔ اور اس کے نیچے موٹے حرفوں سے لکھ دیا ہے کہ بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے لطف یہ ہے کہ اس تصویر کے بنانے والے ہمارے وہ مہربان ہیں جو خود کئی صدیوں سے انتہا درجہ کی غیر مقدس جنگ unholy wars میں مشغول ہیں۔ ان کی اپنی تصویر یہ ہے کہ دولت اور اقتدار کے بھوکے ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح ہو کر قزاقوں کی طرح ساری دنیا پر پل پڑے ہیں۔ اور ہر طرف تجارت کی منڈیاں خام پیداوار کے ذخیرے نو آبادیاں بسانے کے قابل زمینیں اور معدنیات کی کانیں ڈھونڈھتے پھرتے ہیں۔ تاکہ اپنی حرص کی کبھی نہ بجھنے والی آگ کے لئے ایندھن فراہم کریں۔ ان کی جنگ خدا کی راہ میں نہیں بلکہ پیٹ کی راہ میں ہے۔ ہوس اور نفس امارہ کی راہ میں ہے۔ ان کے نزدیک کسی قوم پر حملہ کرنے کے لئے بس یہ کافی وجہ جواز ہے۔ کہ اس کی زمین میں کانیں ہیں یا اجناس کافی پیدا ہوتی ہیں۔ یا ان کے کارخانوں کا مال وہاں اچھی طرح کھپایا جا سکتا ہے۔ یا اپنی زائد آبادی کو وہاں آسانی کے ساتھ بسایا جا سکتا ہے۔ یا کچھ اور نہیں تو اس قوم کا یہ گناہ بھی کوئی معمولی گناہ نہیں۔ کہ وہ کسی ایسے ملک کے راستہ میں بستی ہے۔ جس پر یہ پہلے قبضہ کر چکے ہیں۔ یا اب قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے تو جو کچھ کیا وہ زمانہ ماضی کا قصہ ہے۔ اور ان کے کارنامے حال کے واقعات ہیں۔ جو شب و روز دنیا کی آنکھوں کے سامنے گزر رہے ہیں ایشیا افریقہ یورپ۔ امریکہ۔ غرض کرۂ زمین کا کونسا حصہ ایسا بچا رہ گیا ہے۔ جو ان کی اس غیر مقدس جنگ سے لالہ زار نہیں ہو چکا؟"

مودودی صاحب کی اس عبارت سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کو اسلام کے ننگ و ناموس کی کتنی غیرت ہے۔ مگر ذرا ٹھہریئے آپ کے ایک شاگرد رشید مدیر کوثر کی اصل عبارت بھی ملاحظہ فرمایئے مندرجہ ذیل عبارت اصل عبارت ہے۔ جس میں سے ہم نے چند مقدس الفاظ نکال دیئے ہیں۔ اور ان کی جگہ معمولی الفاظ رکھ کر اوپر پیش کی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔

"صحابہ کرام دین حق کا علم لے کر باہر نکلے اور ساری دنیا سے لڑ گئے۔ قرآن و شمشیر نے دنیا میں ۱۴ سو برس تک تہلکہ مچائے رکھا۔ مجاہدوں اور غازیوں کے گھوڑوں نے زمین کی پیٹھ کے ٹکڑے اڑا دیئے۔ اور ان کے خون سے دشت و دیار کا چہرہ لالہ گوں ہو گیا"

پہلی عبارت اور اس عبارت کا موازنہ فرمایئے۔ سوائے چند مقدس الفاظ مثلاً "صحابہ کرامؓ" "دین حق" "مجاہدوں اور غازیوں" کے دونوں عبارتوں کے نفس مضمون میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور وہ عبارت جو ان مقدس الفاظ کے حذف کر دینے سے اسلام کے متعصب سے متعصب دشمن کی عبارت بن جاتی ہے۔ اور اور جس کے خلاف مودودی صاحب نے نہایت پُر زور اور فصیح و بلیغ صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ جو ہم نے آپ کی تصنیف منیف رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کی تمہیدی عبارت سے یہاں حوالہ کے طور پر پیش کی ہے۔ اس عبارت کے مفہوم کو چند مقدس الفاظ کے استعمال سے مدیر کوثر اسلام کی شان میں بطور قصیدہ پیش فرما رہے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ وہ الفاظ جو اگر کوئی غیر مسلم مسلمانوں کی طرف منسوب کرے تو متعصب کہلائے۔ اور مودودی صاحب اس کو ایسا آڑے ہاتھوں لیں کہ اس کو چھٹی کا دودھ یاد آ جائے وہی افعال وہی اعمال گو ایک مسلمان کہلانے والا چند مقدس الفاظ کے استعمال سے قابل ستائش اور لائق قصیدہ خوانی کس طرح بنا سکتا ہے۔

آہ۔ دنیا آج صلح و محبت اور آشتی کے پیغام کے لئے ترس رہی ہے۔ دنیا آج قوموں کی باہم نفرت افراد کی باہمی چپقلش اور ان کی وجہ سے جو تباہی دنیا کے سر پر منڈلانے لگی ہے۔ اس کے لئے کوئی تیر بہدف نسخہ معلوم کرنے کی خواہشمند ہے۔ عیسائیت کے خیالی معتقدات سے مایوس ہو کر وہ خالص عقلیت کی آغوش میں چلی گئی تھی۔ اور خدا پرستی سے بدظن ہو کر سیکولرزم اور دہریت کی آزمائش کرنے میں مصروف ہو گئی تھی۔ لیکن اب اس سے بھی گھبرا گئی ہے۔ اور صلح و امن کا کوئی ایسا ٹھوس فارمولا دریافت کرنا چاہتی ہے۔ جو اس جنگ زرگری کے مہلک اثرات سے دنیا کو بچائے۔ جو عقلیت پرستی نے سرمایہ داری جمہوریت اور روسی اشتراکیت کی صورت میں پیدا کئے ہیں اور جن کی وجہ سے دنیا میں قتل و غارت کا تہلکہ مچا ہوا ہے۔ جن کی وجہ سے زمین کی پیٹھ کے ٹکڑے اڑ رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے معصوموں کے خون سے دشت و دیار کا چہرہ لالہ گوں ہوا ہوا ہے؟

کیا دنیا میں ایسا تیر بہدف نسخہ موجود ہے؟ اس سوال کا جواب اثبات میں بھی ہے۔ اور نفی میں بھی۔ اثبات میں یہ جواب ہے۔ کہ ہاں قرآن کریم ... اسلام وہ نسخہ ہے۔ نفی میں یہ جواب ہے۔ کہ اس نسخہ پر من گھڑت وحشیانہ نظریات کا غلاف چڑھا دیا گیا ہے۔ اس حسین چہرہ پر فاش تاریکیوں کے نقاب ڈال دیئے گئے ہیں۔ اس جنت کے دروازوں پر خوفناک دیوؤں کا پہرا بٹھا دیا گیا ہے جن کے ہاتھوں میں خون آشام برہنہ شمشیریں پکڑا دی گئی ہیں۔ اور اس جنت کی دعوت دینے والے صرف مقدس لفظوں کی دلکشیوں سے انہیں آراستہ و پیراستہ کر کے سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا اس جنت کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ کر آئے گی۔ لیکن دنیا ان خوفناک دیوؤں کو دیکھتے ہی چیخ اٹھتی ہے۔

"محمد کے ساتھی اپنے مذہب کا علم لے کر باہر نکلے اور ساری دنیا سے لڑ گئے۔ قرآن و شمشیر نے دنیا میں چودہ سو برس تک تہلکہ مچائے رکھا۔ مسلمانوں کے گھوڑوں نے زمین کی پیٹھ کے ٹکڑے اڑا دیئے۔ اور ان کے خون سے دشت و دیار کا چہرہ لالہ گوں ہو گیا۔

مودودی صاحب کے شاگرد رشید "مدیر کوثر" اسے پر انہیں پکارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں "محمد کے ساتھی" نہیں "صحابہ کرامؓ" کہو "مذہب" نہیں "دین حق" کہو "مسلمان" نہیں "مجاہد" اور "غازی" کہو۔ پھر تم کو کوئی ڈر نہیں محسوس ہوگا۔ اور تم اس جنت کو پا لوگے جس کے لئے تم ترس رہے ہو۔ مگر دنیا چیختی چلاتی ہوئی بھاگتی ہے۔ کہ

کوئی مقدس الفاظ خون کی ندیوں کو نہیں چھپا سکتے۔ کوئی دھواں دھار تقریریں زمین کی پیٹھ سے اڑتے ہوئے ٹکڑوں کو نہیں ڈھانپ سکتیں۔ ہم تمہاری قلم کی نوک سے وہ خون کی ندیاں بہتی ہوئی اور ہم تمہاری تقریروں کے غبار میں وہ ٹکڑے اڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے انسانوں سے

درخواست دعا

جناب میاں بشیر احمد صاحب سابق پراونشل ٹیکسٹائل آفیسر گورنمنٹ کے خلاف عدالت میں ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

منیر احمد ونیس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں احمدی مجاہد کی طرف سے اسلام کی برتری کا اعلان

تبلیغی جلسے۔ تحریری پراپیگنڈا۔ تربیتی اجتماع۔ مقامی جماعت کا اخلاص۔ عید الاضحیہ

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ)

قرآن کریم کی تعلیم کو ان لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان کی اپنی تعلیم کے نقائص کو آشکار کیا جائے۔ توحید کا پرچار کرنے کے لئے پہلے تثلیث کی برائیاں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کو دلوں میں پیدا کرنے سے پہلے حضرت عیسٰی کی خدائی کا بت توڑنا اور اس کی جھوٹی محبت کو دلوں سے نکالنا ہوگا۔ اس غرض کے لئے ایک اہم مضمون کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حصہ پر تقریر اور بعد میں سوال و جواب کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے تین تبلیغی اجلاس منعقد کئے گئے۔ یہ مضمون بائیبل کی حیثیت کے متعلق تھا۔ پہلا اجلاس ستمبر کے مہینہ میں ہوا تھا۔ باقی دو اجلاس اکتوبر میں منعقد کئے گئے۔

چھبیسویں تبلیغی میٹنگ

مضمون کے دوسرے حصہ کو بیان کرنے کے لئے مورخہ ۱۱ر اکتوبر کو ایک عام اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ جس کے لئے حسب معمول انفرادی دعوت ناموں کے علاوہ اخبار میں بھی اعلان شائع کرایا گیا۔ تقریر میں پرانے عہد نامہ کی خلاف عقل و اخلاق تعلیم کی مثالیں پیش کیں۔ اسکے بعد نئے عہد نامہ کی تاریخی حیثیت کا مفصل ذکر کیا۔ نیز تحریف و تبدل کی مثالیں دیں۔ حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ ایک پادری صاحب نے اٹھ کر کہا کہ آخر ان لیکچروں کا مقصد کیا ہے؟ آپ لوگ مسیح کی جماعت کو بکھیرنا اور ہمارے ایمانوں کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے شہر زیورک کے لئے یہ لیکچر ذلت کا باعث ہیں۔ خاکسار نے بتایا کہ ہمارے لیکچروں کا مقصد عقلِ انسان کو اپیل کرنا ہے تا انسان اندھا دھند باتوں پر ایمان لانے کی بجائے اپنی سمجھ سے بھی کام لے۔ اگر تو آپ کا ایمان کچا ہے تو وہ جتنی جلدی بھی متزلزل ہو جائے اچھا ہے۔ لیکن اگر مضبوط ہے۔ تو ہم سے گھبرانے کا کون موقعہ ہے۔ آپ تو قوت ایمان سے پہاڑوں کو بھی ہلا سکیں گے۔

ایک صاحبہ نے قرآن کریم میں انسانی تعلقات کی بناء کے بارہ میں تعلیم دریافت کی۔ اس پر آیت ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربٰی . . . . کی مختصر تفسیر بیان کی۔

اجلاس کے آخر میں خاکسار نے ایک مختصر تقریر میں بتایا کہ انبیاء کرام کے وجود کو عیسائی لوگ اس نظر سے نہیں دیکھتے جو کہ ان کا حق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں میں خدا تعالٰے کی محبت بھی نہیں پائی جاتی۔ دنیا میں انبیاء کرام کی عظمت کے قیام کے بغیر سچا ایمان حاصل ہونا محال ہے اس لئے خدا تعالٰے نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء کے طور پر مبعوث فرمایا ہے۔

ستائیسویں تبلیغی میٹنگ

اس سلسلہ کی تیسری میٹنگ مورخہ ۲۵ر اکتوبر کو منعقد ہوئی۔ جس میں نئے عہد نامہ سے متعلقہ بقیہ حصہ بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ کس طرح نئے عہد نامہ کی عبارات آپس میں متناقض ہیں۔ تقریر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک عام بحث ہوتی رہی ایک صاحب نے دریافت کیا کہ عیسائیوں کی دعا اور مسلمانوں کی دعا میں کیا فرق ہے۔ اس پر انہیں تفصیل سے عیسائیت کی دعا کی خامیاں بتائی گئیں کہ جس کی رُو سے خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر نہیں۔ اور جس میں عیسائی روز کی روٹی طلب کرتے ہیں۔ بتایا کہ خدا تعالٰے کا فضل اور اس کی رحمت ہم پر اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جتنی کہ ہم اپنے ہم جنسوں سے روا رکھتے ہیں۔ اس لئے اس فقرہ کا کوئی معنی نہیں کہ "ہمارے قرض بخش جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں" اس کے بعد سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کی اور دونوں دعاؤں کا مقابلہ کیا۔ ایک صاحب نے اٹھ کر بیان کیا کہ عیسائیت نے ہمیں فطرت کے رستہ سے بھٹکا دیا ہے۔ ہمیں اب کوشش سے یہ صحیح رستہ اختیار کرنا چاہیئے اور فطرت کی طرف واپس لوٹنا چاہیئے۔ انجیل نویسوں کی غلطیاں بوجہ ان کی ذہنیت کی خرابی کے تھیں۔ جس کی وجہ سے بائیبل بہت سی غلط باتوں کو پھیلانے کا موجب بن گئی۔

مختلف مواقع پر برادرم ہر عبدالرشید سٹمن اور برادرم محمود راشد نے بھی

بعض سوالات کے جواب دیئے آخر میں خاکسار نے بتایا کہ ہم جو بائیبل کی غلطیاں نکالتے ہیں کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن مجید ہر اس چھوٹی سے چھوٹی غلطی سے بھی پاک ہے۔ جس کو آپ انجیل کی معمولی لغزش کہہ کر ٹال دیتے ہیں قرآن کریم کی تعلیم اور عیسائیت میں یہ بنیادی فرق ہے کہ اسلام ہمت اس چیز کو ماننے کا مطالبہ کرتا ہے جس کو ہم جانچ اور سمجھ سکتے ہیں۔ خاکسار نے عورت کے درجہ کے متعلق اسلامی تعلیم اور تلوار کے ذریعہ اسلام کو پھیلانے کے اعتراض کا بھی رد کیا۔ اجلاس کے بعد ایک نوجوان نے بتایا کہ اسکے والدین ہمارے اجلاس میں شامل نہیں ہوتے۔ کیونکہ انہیں خطرہ ہے۔ کہ کہیں ان کا "ایمان" ضائع نہ ہو جائے۔

ماہانہ پرچہ کی اشاعت

ماہ اکتوبر میں ایک ماہانہ پرچہ (جو فی الحال تین اوراق پر مشتمل ہے) شائع کیا گیا۔ جس میں اسلام کی تعریف۔ قرآن کریم احادیث اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات شائع کئے گئے۔ یہ پرچہ ہم خود سائیکلو سٹائل کی مشین پر تیار کرتے ہیں۔ احمدی افراد کو اس کی کاپیاں لوگوں میں تقسیم کے لئے دی گئیں۔ علاوہ ازیں وہ تبلیغی اجلاسوں میں بھی اسے تقسیم کیا گیا۔ امید ہے کہ اس طریق سے تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا ہوگی۔ انشاء اللّٰہ العزیز اس پرچہ کا نام "DER ISLAM" ہے۔ ماہ اکتوبر میں آئندہ ماہ کا پرچہ بھی تیار کیا گیا۔ خدا تعالٰے اس حقیر اور ناچیز سعی کو بپایۂ قبولیت جگہ دے۔ آمین

عید الاضحیہ

مورخہ ۱۷ر اکتوبر کو یہاں عید الاضحیہ کی تقریب منائی گئی۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض دوسرے مسلمان بھی موجود تھے۔ جو عراق ٹرکی۔ افغانستان وغیرہ ممالک سے تھے۔ موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے جملہ اسلامی ممالک کے احمدیت کے ذریعہ متحد ہونے کی ضرورت کو واضح کیا۔ اور احمدی احباب کو ابراہیمی علیہ السلام نمونہ پر چلنے کی تلقین کی۔ شام کے وقت احمدی افراد نے ایک جگہ مل کر کھانا کھایا۔ سوئٹزرلینڈ میں یہ ہماری ساتویں عید تھی۔ عید سے ایک روز قبل ربوہ میں مرکزی مسجد کی بنیاد رکھنے کے وقت کی اطلاع بذریعہ تار مل گئی تھی۔ جن احباب کو اطلاع دی جا سکی دی گئی۔ اور اس طرح یہاں کے احمدی افراد بھی دعا میں شامل ہو گئے۔ فالحمد علیٰ ذالک

متفرق

درس القرآن:۔ مقامی احمدی احباب کی تربیت کے سلسلے میں قرآن کریم کی کلاس منعقد کی گئی۔

چندہ مسجد ہالینڈ بوائے:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے از راہ ذرہ نوازی سوئٹزرلینڈ کو پہلے دن کے ثواب میں شامل کرنے کے لئے بعض دیگر بیرونی جماعتوں کے ساتھ ہمارا چندہ بھی از خود رقم فرمایا تھا۔ جب یہاں اطلاع پہنچی تو مقامی احباب کے سامنے حضور کی اپیل کو پیش کیا گیا۔ حضور نے گیارہ روپے چندہ مقرر فرمایا تھا۔ لیکن یہاں کے احباب نے بارہ پونڈ کا وعدہ کیا۔ یہ چھوٹی سی جماعت کا پہلا چندہ ہے۔ جو مرکزی تحریک پر جمع ہوا۔ فالحمد للّٰہ۔ محترمہ محمودہ نے بتایا کہ وہ اپنی کسی شے کو فروخت کر کے مسجد کے لئے چندہ دیں گی۔

عطیہ:۔ ہمارے ماہانہ پرچہ "DER ISLAM" کے پہلے نسخہ کو مکرم اقبال احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی ڈرکال فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے جو آج کل انگلستان میں ہیں ۲ دو پونڈ میں خریدا۔ اور اس رنگ میں اس پرچہ کی مدد کی۔ فجزاہ اللّٰہ تعالٰے احسن الجزاء

آئندہ تبلیغی اجلاس:۔ اگلی میٹنگ مورخہ ۱۷ر نومبر کو منعقد ہوگی۔ جس میں برادرم ہر عبدالرشید سٹمن "یورپ میں اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ انشاء اللّٰہ العزیز۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ بیگم لمبے عرصہ سے لجارحنہ بخار و کھانسی بیمار ہے۔ آج کل بہت تکلیف ہے۔ احباب اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون

۲۔ میری اہلیہ چند دنوں سے بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسز ارشد محمود لاہور)

۳۔ میری والدہ صاحبہ بوجہ بخار بیمار ہے احباب ان کی کاملہ صحت کے دعا فرمائیں

(عبدالوہاب رام نگر لاہور)

طلاق کے متعلق انجیل اور قرآن مجید کی تعلیم کا موازنہ

(از محمد اسماعیل صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر)

نکاح ایک پاکیزہ رشتہ ہے جس کے ذریعہ سے خاوند اور بیوی کے درمیان تعلقات زوجیت قائم ہوتے ہیں اور سب اہل دانش اس کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھتے ہیں اور یہ رشتہ مقدس ایسے تعلقات میں سے ہے جو منقطع ہو سکتے ہیں اور تعلقات غیر منقطع کی ذیل میں سے خارج ہیں۔ جو بغیر کسی معاہدہ کے سرانجام ہوتے ہیں۔ مثلاً باپ اور بیٹے کا تعلق غیر منقطع ہے خواہ باپ اپنے بیٹے کو عاق بھی کر دے تب وہ بیٹا اپنے باپ کا فرزند ہی کہلائے گا۔ لیکن نکاح ایک معاہدہ سے قائم ہوتا ہے اور ہر وہ تعلق جو معاہدہ وغیرہ سے قائم کیا جائے وہ منقطع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ دو معاہدہ کرنے والے فریق ہمیشہ کسی بات پر اتفاق رکھیں۔ ان میں اختلاف رائے بھی ہو سکتا ہے۔ پس جب کسی اختلاف کی بناء پر نکاح کو منقطع کیا جاتا ہے تو اسی کو دوسرے لفظوں میں طلاق کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے ایک مشہود معروف پہاڑی وعظ میں اپنی قوم کو جو تعلیم دی تھی اس میں ان کا ارشاد دربارہ طلاق درج ذیل ہے:۔

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اسے طلاق نامہ لکھ دے لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔" (متی ۵)

مندرجہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ عیسائی تعلیم کی رو سے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یعنی ازدواج کے رشتہ کو قطع کر سکتا ہے۔

(۲) خاوند اپنی بیوی کو اس وقت تک طلاق نہیں دے سکتا جب تک کہ وہ حرامکاری کی مرتکب نہ ہو۔ گویا کہ وجوہات طلاق صرف حرامکاری پر حصر کر دیا ہے۔

(۳) اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کو حرامکاری کے علاوہ کسی اور بناء پر طلاق دے دے تو وہ زنا کرانے کا مستوجب ہے

(۴) ایسی عورت جس کو حرامکاری کے علاوہ کسی اور وجہ سے طلاق دی گئی ہو سے شادی کرنا منع ہے کیونکہ اسے بھی زنا قرار دیا گیا ہے

عیسائی اپنی اس تعلیم پر نازاں ہیں۔ لیکن ان مسئلہ کا ان کے پاس کیا حل ہے۔ کہ اگر کیا خاوند اور بیوی کے درمیان افتراق پیدا کرنے والی چیز زنا کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ حالانکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ غیر تو غیر عیسائی خود بھی اس قسم کے قانون بنا رہے ہیں کہ زنا کے علاوہ بھی ایسی وجوہات ہیں جن کی بناء پر عورت کو طلاق دی جا سکتی ہے

۲۔ عیسائی مذہب کی رو سے ایسا خاوند کیا کرے کہ جس کی بیوی اس کی اطاعت سے انکار کرتی ہے اور وظیفہ زوجیت کو کما حقہٗ ادا نہیں کرتی اور ہر معاملہ میں اس کے خلاف چلتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے لئے وبال جان بن گئی ہے۔ کیا اس صورت میں خاوند یہ انتظار کرے گا کہ میری بیوی حرامکاری کا ارتکاب کرے اور میں اسے طلاق دوں۔ اس سے تو دنیا کو کئی قسم کے خطرات لاحق ہو جائیں گے۔

۳۔ نکاح تو ایک معاہدہ ہے جس کا پاس کرنا فریقین کا کام ہے۔ کیا عیسائی تعلیم کی رو سے ایسے حالات پیدا نہیں ہو سکتے کہ میاں بیوی میں افتراق پیدا ہو جائے اور وہ اس معاہدہ کو برقرار نہ رکھ سکیں اگر یہ ہو سکتے ہیں اور یقیناً ہو سکتے ہیں اور دنیا کا عمل بھی ہماری تائید میں ہے تو اس کا عیسائی تعلیم نے کیا حل پیش کیا ہے؟

غرض انجیلی تعلیم اگر یہی ہے تو وہ عالمگیر تعلیم نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ اس میں ہر زمانہ کی ضروریات کو پورا نہیں کیا گیا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ تعلیم ان یہودیوں کے لئے تھی جو اس وقت حضرت مسیح کے مخاطب تھے۔ اس زمانہ کے یہود طلاق کی وقعت کو نہیں سمجھتے تھے اور ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ وہ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیتے تھے۔ ان کے اندر طلاق کی عزت قائم کرنے کے لئے اور ان پر طلاق کی اہمیت واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ حکم دیا کہ آئندہ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق نامہ نہیں دے سکے گا جب تک کہ وہ حرامکاری کا ارتکاب نہ کرے۔ غرض یہ تھی کہ طلاقوں کی کثرت کی روک تھام اور طلاق کے حق کے غلط استعمال سے جو بے چینی پیدا ہو رہی تھی اس کا سدباب ہو جائے۔ پس طلاق کے متعلق یہ تعلیم عیسائی مذہب کی ہے جو خود بھی محدود حلقہ کے لئے تھی اور اس کا دینے والا یعنی مسیح بھی ورسولاً الی بنی اسرائیل کی اہمیت کے مطابق ایک خاص قوم کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔

اس کے مقابلہ میں جو تعلیم اسلام پیش کرتا ہے وہ کامل اور اتم ہے اور اس شریعت کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ وہ کامل ہے۔ جیسے کہ فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اسلامی تعلیم میں ہر زمانہ کی ہر قسم کی ضروریات کا لحاظ رکھا گیا تھا۔ گو الفاظ مختصر تھے مگر ان میں لچک ہے اور ان عربی الفاظ کے معنوں میں وسعت ہے جس کے ذریعہ سے ایک چھوٹی سی آیت سے بے شمار مسائل کا استنباط ہو سکتا ہے۔

اب اسلام جو تعلیم طلاق کے بارہ میں پیش کرتا ہے اس پر غور کیجئے کہ وہ انجیلی تعلیم پر کتنی افضلیت رکھتی ہے

۱۔ ضرورت حقہ پیش آنے پر طلاق دی جا سکتی ہے اسلام عیسائیت کے ساتھ بالکل موافقت رکھتا ہے اور عقل بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔

۲۔ اب ضرورت حقہ کی تشریح کرتے ہوئے اسلام اپنا مختلف نظریہ پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا۔ ان اللّٰہ کان علیا کبیرا۔ وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللّٰہ بینھما ان اللّٰہ کان علیما خبیرا۔ (النساء ع ۶)

اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ خاوند اور بیوی میں اختلاف کی وجہ نشوز ہوتی ہے۔ اور نشوز کے معنی لغت کے امام راغب نے اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں "ونشوز المرأة بغضھا لزوجھا ورفع نفسھا عن طاعتہ وعینھا عنہ الی غیرہ (مفردات راغب) یعنی اگر بیوی اپنے خاوند کی فرمانبرداری نہ کرتی ہو اور وظیفہ زوجیت کو کما حقہٗ ادا نہ کرتی ہو تو اس کا خاوند اسے طلاق دے سکتا ہے۔ اسلامی تعلیم کی خوبی یہ بھی ہے کہ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جب نشوز پیدا ہو جائے فوراً طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو رخصت کر دیا۔ بلکہ طلاق سے پہلے ایسے مواقع رکھے کہ اگر خاوند اور بیوی دونوں اختلافات کے بعد آپس میں صلح کرنا چاہتے ہوں تو کر لیں اور یہ مواقع چار رکھے۔ پہلا تو یہ کہ جب عورت اپنے خاوند سے نشوز اختیار کرے تو اسے وعظ و نصیحت کی جائے شاید وہ نیک دل ہو اور اسے سمجھ آ جائے اور اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرے۔ دوسرے نمبر پر واھجروھن فی المضاجع رکھا کہ بعض عورتوں پر وعظ و نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا ان کے لئے دوسرا ذریعہ اختیار کیا جائے کہ ان کے ساتھ رہتے سہتے اور معاشرت میں کلی اجتناب اختیار کیا جائے کہ شاید اس طریق سے اس عورت کی اصلاح ہو جائے اور وہ سمجھے کہ ایک گھر میں اکٹھے رہتے ہوئے اس کے خاوند کا اس سے جدا رہنا اس کے لئے کتنا تکلیف دہ امر ہے۔ اگر کسی عورت کی حالت اس سے بھی گذر چکی ہو کہ یہ ذریعہ بھی اس پر اثر انداز نہ ہو سکے تو ایسی عورت کو بدنی سزا دینی چاہیئے۔ اور پھر چوتھا ذریعہ یہ بھی رکھا تاکہ حجت تمام ہو جائے کہ طرفین کی طرف سے کوئی دو آدمی حکم اور منصف بن کر معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ پھر بھی اگر ان کا نشوز بڑھتا ہی جائے تو پھر اضطراری حالت میں طلاق دینا جائز قرار دیا۔ یہ سب مراحل اور ذرائع اس لئے بیان فرمائے تاکہ طلاقیں کم سے کم واقع ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی ابغض الحلال عند اللّٰہ الطلاق (ترجمہ کہ حلال چیزوں میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے) پر بھی عمل ہو۔

علاوہ ازیں اسلامی تعلیم کی ایک اور خوبی یہ بھی ہے کہ چاروں اصلاح کے ذرائع استعمال کرنے کے باوجود جب طلاق کی باری آئی تو یہ نہیں فرمایا کہ یک قلم طلاق دیدی جائے جیسا کہ انجیل کہتی ہے بلکہ یہ فرمایا الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان (بقرہ ع ۲۹) کہ خاوند اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے سکتا ہے اور ایک وقت میں ایک طلاق دے اور وہ بھی حیض کے بعد جب طہر کا زمانہ شروع ہو۔ اس طرح جب تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے گا تو یہ حقیقی طلاق متصور ہو گی جس کے بعد ان کا رجوع نہیں ہو سکتا۔ پہلی دونوں طلاقوں کے بعد خاوند اور بیوی دونوں کے لئے موقعہ رکھا۔ کہ دونوں غور کر لیں۔ اور اگر ان کی باہمی موافقت کی کوئی صورت ہو سکتی ہو تو تیسری طلاق سے پہلے پہلے رجوع کر لیں۔

مزید برآں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا:۔

"اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔" (متی ۵/۳۲)

جس کا مطلب واضح ہے کہ اول تو کوئی عیسائی اپنی بیوی کو بجز زنا کی بناء کے طلاق دے ہی نہیں سکتا اگر وہ طلاق دیدے تو پھر اس عورت کی کسی اور مرد سے شادی نہیں ہو سکتی۔ اس سے شادی کرنیوالا زانی قرار پائے گا۔ یہ چیز بھی موجودہ زمانہ میں قابل عمل نہیں ہے۔ بلکہ عیسائی خود اس پر عمل نہیں کرتے۔

دوسری طرف قرآنی تعلیم اس بارہ میں بھی نہایت اعلیٰ اور اکمل ہے فرمایا ہے واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف (بقرع ۲۹) کہ اگر کوئی مطلقہ عورت کسی اور شخص سے طلاق کی عدت گذارنے کے بعد شادی کرنا چاہے تو بخوشی کر سکتی ہے بلکہ پہلے خاوند کو تاکید کی کہ وہ اس کے راہ میں روکاوٹ نہ ڈالے پس اسلام کی تعلیم ہی وہ تعلیم ہے جو ہمارے زمانہ کی موجودہ ضروریات کو بھی پورا کر رہی ہے اور ہم سے پہلے وقتوں کی ضروریات کو بھی پورا کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔

لیکن عیسائی تعلیم ایک خاص وقت اور ایک خاص قوم اور اس کے خاص حالات کے مطابق تھی

آج وہ قابل عمل نہیں ہے اور یہ ہم ہی نہیں کہتے بلکہ خود عیسائی بھی مجبور ہو کر اپنے مذہبی قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایسے قوانین بنا رہے ہیں کہ جن سے ان کی اپنی تعلیم کا وقتی اور محدود ہونا ثابت ہو رہا ہے اور آہستہ آہستہ اسلامی قوانین کو اپنا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

"اور قرآن نہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ بجز زنا کے اپنی بیوی کی ہر ایک ناپاکی پہ صبر کرو اور طلاق مت دو۔ بلکہ وہ کہتا ہے الطیبات للطیبین۔ قرآن کا منشاء یہ ہے کہ ناپاک پاک کے ساتھ رہ نہیں سکتا۔ پس اگر تیری بیوی زنا تو نہیں کرتی۔ مگر شہوت کی نظر سے غیر لوگوں کی طرف دیکھتی ہے اور ان سے بغل گیر ہوتی ہے اور زنا کے مقدمات اس سے صادر ہوتے ہیں گو ابھی تکمیل نہیں ہوئی اور غیر کو اپنی برہنگی دکھلا دیتی ہے اور مشرکہ اور مفسدہ ہے۔ اور جس پاک خدا پر تو ایمان رکھتا ہے اس سے وہ بیزار ہے تو اگر وہ باز نہ آئے تو تو اسے طلاق دے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے اعمال میں تجھ سے علیحدہ ہو گئی ہے۔ پس تیرے لئے اب جائز نہیں ہے کہ تو اس دیوثی سے اس کے ساتھ بسر کرے کیونکہ اب وہ تیرے جسم کا ٹکڑا نہیں ایک گندہ اور متعفن عضو ہے جو کاٹنے کے لائق ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ باقی عضو بھی گندہ کر دے اور تو مر جائے۔"

خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں پیمائش ذہنی کا پرچہ

(مرتبہ شعبہ نفسیات تعلیم الاسلام کالج لاہور)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر خدام کی ذہانت کا امتحان لیا گیا تھا یہ امتحان ایک پرچہ کی صورت میں تھا۔ چونکہ یہ دلچسپ سوالات ہیں اور اس سے مختلف نوجوانوں کے ذہنوں کی پیمائش ہوتی رہی ہے اس لئے ذہنی پیمائش کا پرچہ درج ذیل کیا جاتا ہے تا وہ خدام جو اجتماع کے موقع پر نہیں آئے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ضروری نوٹ

مندرجہ سوالات کم سے کم وقت میں حل کریں۔

حصہ اول

مندرجہ ذیل سوالات کے دیئے ہوئے جوابات میں سے جو جواب آپ کے نزدیک سب سے زیادہ صحیح ہو۔ اس کے بالمقابل یہ نشان × لگا دیں۔

(۱) امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ کون سا ہے۔
(۱) کمیونزم (اشتراکیت) (۲) ایٹم بم (۳) جہالت (۴) عیسائیت (۵) مسئلہ کشمیر

(۲) اگر آپ کا جوتا غائب ہو جائے۔ تو کیا آپ سمجھیں گے۔ کہ (۱) کسی نے چرا لیا ہے۔ (۲) کسی نے تنگ کرنے کی خاطر دشمنی سے ایسا کیا ہے۔ (۳) کسی نے مذاق سے ایسا کیا ہے۔ (۴) کسی نے غلطی سے اپنا سمجھ کر پہن لیا ہے۔ (۵) آپ جوتا گھر بھول آئے ہیں۔

(۳) آپ ربوہ سے چار پانچ فرلانگ کے فاصلہ پر بعد نماز مغرب کہیں جا رہے ہیں۔ اندھیرے میں ایک آدمی آپ پر حملہ کرتا ہے۔ اور گتھم گتھا ہو کر آپ کے بٹوے کو زبردستی چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ کیا آپ (۱) مدد کے لئے پکاریں گے۔ (۲) بٹوا اس کے حوالے کر دیں گے۔ کیونکہ بٹوے میں رقم تھوڑی ہے۔ (۳) مقابلہ پر اتر آئیں گے۔ (۴) آپ نوجوان ہیں۔ تو تیزی سے دوڑ کر صاف نکل جائیں گے۔ (۵) بٹوا ظاہر نہ ہونے دیں گے۔ اور حملہ آور کو یقین دلا دیں گے۔ کہ بٹوا آپ کے پاس نہیں۔

(۴) ہندوستان اور پاکستان کے جھگڑوں کا واحد حل آپ کے نزدیک (۱) یو۔ این۔ او (مجلس اقوام متحدہ) ہے (۲) جنگ ہے۔ (۳) باہمی گفت و شنید ہے۔ (۴) کوئی نہیں۔ (۵) ثالثی ہے۔

(۵) گذشتہ سو سال سے لیکر اس وقت تک کے انسانوں میں سے درجہ وار پانچ ایسے نام لکھیں۔ جن کو آپ (الف) سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ (ب) سب سے زیادہ ناپسند کرتے ہیں۔

(٦) اگر آپ کو ایک ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے لئے دیا جائے۔ تو آپ اسے کس طرح استعمال کریں گے۔ پانچ موٹے موٹے کاموں کے اہمیت کے لحاظ سے درجہ وار نام لکھیں۔ (۷) اگر آپ کو علم ہو جائے۔ کہ دنیا ختم ہونے میں صرف ایک گھنٹہ باقی ہے۔ تو آپ کون کام سب سے پہلے کریں گے۔ (۸) اگر آپ کے ہاتھ میں حکومت کے کلی اختیارات دے دیئے جائیں۔ تو آپ سب سے پہلے کون سا حکم دیں گے۔

معاہدہ امن کیلئے جاپانی لیڈروں کی شرائط

ٹوکیو ۲۱ر نومبر۔ معاہدہ امن کے لئے جاپانی رہنماؤں نے جو شرائط وضع کی ہیں۔ ان میں ایک مختصر سی اور معمولی طور پر مسلح فوج کا قیام بھی شامل ہے۔ ایک لاکھ آدمیوں کی تعداد کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جو محض داخلی امن و امان کی ذمہ دار ہو۔ ایک اور مقصد قومی خود مختاری اور جمہوری آزادی کا قیام ہوگا۔ یہاں اطلاعات کے مطابق جاپان یہ بھی چاہتا ہے۔ (۱) چالیس لاکھ ٹن کا تجارتی جہازوں کا ایک بیڑا بنانے کی اجازت (۲) ملکی فضائی کمپنیوں کو کاروبار جاری کرنے کی اجازت (۳) تجارت یا صنعت پر سے جو جنگی پیداوار سے تعلق نہیں رکھتی تمام مصنوعی پابندیوں کو ختم کرنے اور خاص طور پر موجودہ حالت میں زیادہ سے زیادہ چرخیوں کی تعداد دگنی کرنے کی اجازت (۴) جزائر رائیو کو اور یونین کی اس شرط پر واپسی کہ اگر اتحادی چاہیں۔ تو ایک عرصے کے لئے اس کو بطور جنگی اڈے کے استعمال کر لیں۔ اور (۵) جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ جاپان کو اقوام متحدہ میں شریک کرنے پر ایک سمجھوتہ۔

کچھ جاپانی رہنما جن کو زیادہ دور اندیش سمجھا جاتا ہے۔ ایک جلد معاہدہ امن کے لئے اتنے بے چین نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ایک امن کانفرنس سے زیادہ جس میں روس بھی شریک ہوگا۔ موجودہ حکومت میں امریکہ سے حاصل کر سکیں گے۔ (اسٹار)

ہندی وزیر تعلیم بھی اعزازی رکن بن گئے

بغداد ۲۱ر نومبر۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ عراقی اکاڈمی نے ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کو اپنا اعزازی رکن منتخب کر لیا ہے۔ (اسٹار)

اشتراکی چین کی پیدا کردہ دفاعی الجھنیں

لندن ۱۸ر نومبر۔ "سنڈے ٹائمز" میں "اسکروڈ بیٹر" نے لکھا ہے۔ کہ اشتراکی چین کے وجود میں آ جانے سے جو دفاعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ اسکو تسلیم کرنے کے مسئلے سے زیادہ دشوار ہیں۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ بحر ہند کے چاروں طرف جو ملک ہیں۔ ان کو ہر وقت ایک مسلح اور جنگجو چین سے خطرہ ہے۔ جکی پشت پناہی ایک جنگجو روس کر رہا ہے۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے "اسکروڈ بیٹر" نے لکھا ہے۔ "ذرا سوچئے۔ اگر چین نے شمالی برما اور تبت پر قبضہ کر لیا۔ جن پر وہ اپنا تاریخی دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ یہ علاقے ایک وقت میں چین کے باجگزار تھے۔ تو ہندوستان اور پاکستان پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ شمالی برما جیسا کہ گذشتہ جنگ سے ظاہر ہوا۔ دنیا میں جنگی نقطۂ نظر سے ایک نہایت اہم علاقہ ہے۔ اور اس پر روس کے ایک ماتحت ملک کا قبضہ ہندوستان اور پاکستان کے لئے شدید خطرے کا باعث ہوگا۔ (اسٹار)

راشن بندی لاہور

(ترمیم شدہ)

قیمت اور وزن راشن شدہ اشیاء بحساب ہفتہ وار یونٹ بابت ماہ نومبر ۱۹۴۹ء

نمبر	وزن اجناس خوراک			قیمت گیہوں فی من (روپے آنے پائی ۱۱—۱۵—۶)			قیمت آٹا فی من (روپے آنے پائی ۱۲—۱۲—۰)			قیمت چاول قسم اول فی من (روپے آنے پائی ۲۷—۳—۶)			قیمت چاول قسم دوم فی من (روپے آنے پائی ۱۹—۰—۶)			وزن چینی			قیمت چینی فی من (روپے آنے پائی ۴۱—۰—۹)		
	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی
۱	۰	۱	۱۲	۰	۸	۶	۰	۹	۰	۱	۳	۳	۰	۱۳	۶	۰	۰	۴	۰	۴	۳
۲	۰	۳	۸	۱	۱	۰	۱	۲	۰	۲	۶	۶	۱	۱۱	۰	۰	۰	۸	۰	۸	۳
۳	۰	۵	۴	۱	۹	۶	۱	۱۱	۳	۳	۹	۶	۲	۸	۳	۰	۰	۱۲	۰	۱۲	۶
۴	۰	۷	۰	۲	۲	۰	۲	۴	۰	۴	۱۲	۶	۳	۵	۶	۰	۱	۰	۱	۰	۶
۵	۰	۸	۱۲	۲	۱۰	۶	۲	۱۳	۳	۵	۱۵	۶	۴	۲	۹	۰	۱	۴	۱	۴	۹
۶	۰	۱۰	۸	۳	۲	۹	۳	۶	۰	۷	۲	۶	۵	۰	۰	۰	۱	۸	۱	۸	۹
۷	۰	۱۲	۴	۳	۱۱	۰	۳	۱۴	۹	۸	۵	۹	۵	۱۳	۶	۰	۱	۱۲	۱	۱۲	۹
۸	۰	۱۴	۰	۴	۳	۶	۴	۷	۹	۹	۸	۹	۶	۱۱	۰	۰	۲	۰	۲	۱	۰
۹	۰	۱۵	۱۲	۴	۱۱	۹	۵	۰	۹	۱۰	۱۱	۹	۷	۸	۳	۰	۲	۴	۲	۵	۰
۱۰	۰	۱۷	۸	۵	۴	۳	۵	۹	۹	۱۱	۱۵	۰	۸	۵	۹	۰	۲	۸	۲	۹	۳
۱۱	۰	۱۹	۴	۵	۱۲	۶	۶	۲	۶	۱۳	۲	۰	۹	۳	۰	۰	۲	۱۲	۲	۱۳	۳
۱۲	۰	۲۱	۰	۶	۴	۹	۶	۱۱	۳	۱۴	۵	۰	۱۰	۰	۳	۰	۳	۰	۳	۱	۳
۱۳	۰	۲۲	۱۲	۶	۱۳	۳	۷	۴	۳	۱۵	۸	۳	۱۰	۱۳	۶	۰	۳	۴	۳	۵	۶
۱۴	۰	۲۴	۸	۷	۵	۶	۷	۱۳	۳	۱۶	۱۱	۳	۱۱	۱۰	۹	۰	۳	۸	۳	۹	۶
۱۵	۰	۲۶	۴	۷	۱۴	۰	۸	۶	۰	۱۷	۱۴	۳	۱۲	۸	۳	۰	۳	۱۲	۳	۱۳	۹
۱۶	۰	۲۸	۰	۸	۶	۳	۸	۱۵	۰	۱۹	۱	۳	۱۳	۵	۶	۰	۴	۰	۴	۱	۹
۱۷	۰	۲۹	۱۲	۸	۱۴	۶	۹	۷	۹	۲۰	۴	۳	۱۴	۲	۹	۰	۴	۴	۴	۶	۰
۱۸	۰	۳۱	۸	۹	۷	۰	۱۰	۱	۰	۲۱	۷	۳	۱۴	۱۵	۹	۰	۴	۸	۴	۱۰	۰
۱۹	۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۶	۱۰	۱۰	۰	۲۲	۱۰	۳	۱۵	۱۲	۳	۰	۴	۱۲	۴	۱۴	۰
۲۰	۰	۳۵	۰	۱۰	۷	۹	۱۱	۲	۹	۲۳	۱۳	۳	۱۶	۱۰	۹	۰	۵	۰	۵	۲	۳

نوٹ:۔ عوام زیادہ قیمت وصول کئے جانے پر ڈپو ہولڈر سے چھپے ہوئے فارم پر رسید طلب کر سکتے ہیں خریدار کی طلب پر رسید نہ دینا جرم ہے جس کی فوری اطلاع محکمہ راشن بندی کو دینی چاہئے +

پاکستان میں صنعت کان کنی کی رفتار ترقی

ہر ماہ کوئلہ کی کانیں ۳۰ ہزار ٹن کوئلہ مہیا کرتی ہیں

کراچی ۲۱ نومبر:- موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں کان کنی کی صنعت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ کانوں میں پوری رفتار سے کام ہو رہا ہے اور معدنیات زیادہ مقدار میں نکالی جا رہی ہیں۔ اس وقت پاکستان کی کانوں سے زیادہ تر کوئلہ، پیٹرول، سرمہ، نمک، گندھک، کھریا مٹی، چونا اور سیفد نکالا جا رہا ہے۔ جہاں تک پیٹرول کا تعلق ہے ۱۹۴۸ء میں پاکستان کے تیل کے چشموں سے ۴ لاکھ ۲۵ ہزار ۳۰۴ پیپے تیل نکالا گیا۔ اور اسوقت تیل کی مقدار نسبتاً زیادہ ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ امسال پچھلے سال کی نسبت دگنا تیل نکالا جائے گا۔ چکوال کے دوسرے کنویں سے شروع شروع میں ۷ پیپے روزانہ کے حساب سے تیل نکلنا شروع ہوا تھا۔ لیکن بعد میں اس سے ۲۸۸ پیپے روزانہ کے حساب سے تیل نکلنا شروع ہو گیا۔ جولائی میں اس کنویں سے ۵۴۷۴ پیپے نکالا گیا۔ اگست میں یہ مقدار ۶۸۳۴۲۱ پیپے تک پہنچ گئی۔

کوئلہ

پاکستان کی کوئلے کی کانوں سے ہر ماہ ۳۰ ہزار ٹن کوئلہ نکلتا ہے۔ مغربی پنجاب میں زیادہ تر کوئلہ جہلم سرگودھا، میانوالی کے اضلاع اور کوہستان نمک کے علاقے سے نکالا جاتا ہے۔ مغربی پنجاب میں کوئلے کی ۸۷ کانیں ہیں۔ ان میں سے تین کی کھدائی کا کام حکومت کے اپنے ہاتھ میں ہے باقی ماندہ کانیں نجی کمپنیوں کے ہاتھوں میں ہیں مغربی پنجاب سے ہر ماہ تقریباً ۲۰ ہزار ٹن کوئلہ نکلتا ہے۔ بلوچستان میں کوئلے کی ۴۷ کانیں ہیں ان میں سے ۳ کانوں سے خود حکومت کوئلہ نکالتی ہے۔ اور باقی کمپنیاں ٹھیکے پر پرائیویٹ لوگوں کو دی جا چکی ہیں۔ ان کانوں سے ہر ماہ ۳۵ ہزار ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ سندھ میں بھی کوئلے کی چند ایک کانیں موجود ہیں۔ لیکن ان کے کوئلہ کی کوالٹی ہلکی ہے۔ سندھ میں کوئلے کی پانچ کانیں پٹے پر دی جا چکی ہیں اور ان سے ہر ماہ ایک ہزار ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے۔

سندھ کی کانوں کی طرف خاص توجہ

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کو جاسپیا (سندھ) کی کانوں کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اس کان کا مفصل سروے کرنا چاہیئے اور وہاں اعلیٰ درجے کی مشینری لگانی چاہیئے اور نارکول کی جگہ بیوٹمن استعمال کرنا چاہیئے

تجربوں کے نتائج

تجربوں سے معلوم ہوا ہے کہ مکرھال کی کانوں سے اچھے درجے کی کیمیاوی مال دستیاب ہو سکتی ہے اور شاہرگ (بلوچستان) کی کانوں میں ایسا کوئلہ موجود ہے۔ جو گھروں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اسوقت ان دونوں کانوں سے حکومت کی اپنی نگرانی میں کام ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت کو گیس حاصل کرنے کی مشینری لگانی چاہیئے۔ تاکہ شہروں اور قصبوں کے لئے کافی مقدار میں گیس فراہم ہو سکے۔

آپ نظم و ضبط کے پابند رہیں

نوشہرہ ۲۱ نومبر۔ آج ایک فوجی پریڈ کے موقعہ پر بکتر بند کور کے نئے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے میجر جنرل نذیر احمد ایریا کمانڈر پشاور نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے اندر بلند حوصلگی پیدا کریں یہ افسر صرف ایک روز قبل محض کیڈٹ (زیر تربیت افسر) تھے اور آج پریڈ کے بعد افسر بن گئے ہیں۔ فوجی افسروں کو ٹریننگ کے دوران میں محنت شاقہ کے لئے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے میجر جنرل نذیر احمد نے کہا:۔ آپ کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ آپ کو اب نہایت اہم ذمہ داریاں سنبھالنا ہوں گی۔ آپ کو حسن کارکردگی سے عوام میں اعتماد پیدا کرنا ہوگا۔ آپ ضبط کے پابند رہ کر ہی اپنے رفقاء کی صحیح قیادت کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے ماتحت رفقاء سے منصفانہ سلوک کریں اور ہائی کمان آپ کا ساتھ دے گی۔

اٹک آئل کمپنی کا کاروبار

لندن ۲۱ نومبر "فنانشل ٹائمز" نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھا ہے کہ اٹک آئل کمپنی کو ۱۹۴۸ء میں اچھا خاصا منافع ہوا۔ اندازہ یہ ہے کہ اسے ۱۹۴۸ء میں ۴۳۲۸۹۱ پونڈ اور ۲۱۷۱۱ پونڈ کے درمیان منافع حاصل ہوا اس کا سرمایہ ۱۸ لاکھ پونڈ ہے۔ کمپنی کے ارباب حل و عقد نے مسلسل تین برسوں سے منافع تقسیم کرنے کی سفارش نہیں کی۔ منافع میں سے ۳۷۵ ہزار پونڈ ٹوٹ پھوٹ کے فنڈ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے ۱۹۴۷ء میں ایک لاکھ پونڈ ٹیکس اور کمپنی کے کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے وقف کیا گیا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں ٹوٹ پھوٹ فنڈ کے لئے ۱۰۸۸۸ پونڈ رکھے گئے تھے۔

نئی دہلی:- ۲۱ نومبر حکومت ہند نے صوبوں کے نام ایک مسودہ قانون کی نقل روانہ کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ گائے، بھینس اور بیل کو ذبح کرنا ممنوع قرار دیا جائے۔

مشرقی جرمن جماعتوں سے روس دشمن عناصر کی صفائی

برلن ۲۱ نومبر: خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے روسی منطقے میں دو نہایت اہم غیر اشتراکی جماعتوں سے روس دشمن عناصر کو نکالنے کی ایک مہم شروع ہو گئی ہے۔ اس کا اظہار ایک روسی لائسنس یافتہ اخبار اور برلن ریڈیو کے لبرل ڈیموکریٹک اور کرسچین ڈیموکریٹک پارٹیوں پر عائد کردہ الزامات سے ہوتا ہے۔ ان پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ یہ مغربی منطقے کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے عملی ہمدردی رکھتی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مغربی جماعت روسی منطقہ میں حالات کے رخ پر اثر انداز ہونے کے لئے ان جماعتوں کو کام میں لا رہی ہے۔ ابھی حال ہی میں روسی منطقے کی ان دونوں جماعتوں نے اس اثر پر احتجاج کیا تھا۔ جو اشتراکی زیر اثر شوشلسٹ یونٹی پارٹی مشرقی منطقے پر ڈال رہی ہے۔ (اسٹار)

مسلمانوں کے زوال کا ایک بڑا سبب علم سے بے پرواہی ہے

بیگم عبدالرب نشتر

علم کی قدر دنیا کی ہر قوم کرتی ہے۔ لیکن اسکی نسبت مسلمانوں کا جو نظریہ ہے۔ وہ غیر مسلموں سے کسی قدر مختلف ہے۔ غیر مسلم اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ دنیاوی قوت برتری اور ترقی حاصل کریں۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک حصول علم ایک فریضہ ہے۔ جس کو پورا کر کے انسان علاوہ دنیاوی مفاد کے اخروی نجات بھی حاصل کرتا ہے۔

یہ الفاظ محترمہ بیگم عبدالرب نشتر نے ۲۰ نومبر کو مدرسۃ البنات لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر صدارتی تقریر میں فرمائے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ۔ علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق طالب علم کی سیاہی کو شہید کے خون سے افضل بیان فرما کر علم کی بلند حیثیت مسلمانوں پر آشکارا کی گئی ہے

قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں مطلب یہ ہے۔ کہ برابر نہیں ہو سکتے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ بغیر علم کے انسان اس مقصد کی تکمیل ہی نہیں کر سکتا۔ جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ع بے علم نتواں خدا را شناخت

ایرانی یہودی مملکت کو تسلیم نہیں کریگا

طہران ۲۱ نومبر۔ آج ایرانی وزیر خارجہ آقائے علی اصغر حکمت نے بتایا۔ کہ شاہ ایران محمد رضا پہلوی امریکہ میں کسی سیاسی بلاک کے قیام پر تبادلہ خیالات نہیں کریں گے۔ نہ ہی وہ کسی بلاک کی حمایت یا مخالفت کریں گے۔ علی اصغر حکمت نے کہا "امریکہ سے ایران کے لئے مالی امداد امن عالم کے لئے مفید ثابت ہوگی"

"اسرائیل" کو تسلیم کرنے کے مسئلہ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا ایران کسی ایسی حکومت کو تسلیم نہیں کریگا جو مسلم مفاد کے خلاف گامزن ہو۔

قلات میں پہلا گرلز ہائی سکول

کوئٹہ ۲۱ نومبر۔ آئندہ موسم گرما میں قلات شہر میں پہلا گرلز ہائی سکول قائم کیا جائے گا۔ اسوقت تمام ریاست میں لڑکوں کے صرف تین ہائی سکول ہیں۔ حکومت مستانگ کے سکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

ہ انہوں نے اپنی خواہشات کے تار شاہ عبداللہ، فلسطین کے گورنر جنرل، رگیولی اور اقوام متحدہ میں لبنانی مندوب ڈاکٹر چارلس مالک کو بھیج دیئے ہیں۔ (اسٹار)

بین الاقوامی فضائی تربیت کی اسکیم

اوٹاوا ۲۱ نومبر۔ ایک بین الاقوامی فضائی تربیت کی اسکیم آئندہ چند ماہ کے اندر کینیڈا میں زیر عمل آ جائیگی یہ اسکیم اس دولت مشترکہ اسکیم کے مشابہ ہوگی جس کے تحت دوران جنگ میں ڈیڑھ لاکھ برطانوی اور دولت مشترکہ کے ہوابازوں کو کینیڈا میں تربیت دی گئی تھی۔

برطانیہ، امریکہ اور کینیڈا کے وزراء دفاع دسمبر میں فوجی اشتراک پر گفتگو کرنے اور ان جنگی مسائل پر غور کرنے کے لئے جو معاہدہ اوقیانوس کی رکن ریاستوں کے سامنے پیش ہیں ایک سہ طاقتی کمیٹی قائم کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔

جن موضوعات پر غور کیا جائے گا ان میں مشترکہ تربیت، فوجی سامان کا معیار قائم کرنا اور دوسرے ملکوں کو برطانیہ کی ان ذمہ داریوں کو اٹھانا ہوگا۔ جن کو وہ معاشی پروگرام کے تحت ختم کرے گی (اسٹار)

بیت المقدس کے عرب مالکان

عمان ۲۱ نومبر۔ بیت المقدس کے یہودی علاقے میں جن عربوں کی جائدادیں اور املاک ہیں۔ ان کی تعداد چار ہزار ہے۔ انہوں نے اپنی املاک کی واپسی کے لئے پروپیگنڈا کرنے اور کام کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے ہ